تو استاد اور شاگرد کے درمیان باہمی تعلقات براہ راست اتنے گہرے اور بااثر نہیں ہو سکتے جیسے کہ ہونے چاہئیں۔ یہ ایک مزید دلیل اس امر کی ہے کہ مدرسے چھوٹے کیوں ہونے چاہئیں۔ ظاہر ہے کہ ہر درجہ میں بچوں کی تھوڑی تعداد اس لیے نہایت ضروری ہے کہ استاد ہر بچہ پر اپنی پوری توجہ دے سکے، جب تعداد کثیر ہو گی تو کوئی استاد پوری توجہ نہیں دے سکے گا اور ایسی صورت میں مناسب انتظام و ترتیب رکھنے کے خیال سے بچوں کو سزا یا انعام دینے کے آسان طریقے نکال لیے جائیں گے۔

ساری جنتا یا عوام کو صحیح قسم کی تعلیم دینا غیر ممکن ہے۔ ہر ایک طالب علم کے مطالعہ اور مناسب جانچ کے لیے صبر، مستعدی اور دانش مندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بچہ کے میلان طبع کو سمجھنا، اس کی قابلیت اور مزاج کو پہچاننا اس کی مشکلات سے واقفیت حاصل کرنا، اس پر کیا موروثی اثرات پڑے ہیں، والدین کا رکھ رکھاؤ کیسا رہا ہے؟ ان سب امور کو جاننے کی ضرورت ہوتی ہے اور صرف یہ طے کر لینا کافی نہیں ہوتا کہ ہر بچہ کس نوعیت کا سمجھا جائے۔ مذکورہ بالا تمام تحقیقات کے لیے ذہن رسا اور زود فہم ہونے کی ضرورت ہے، جس پر کسی قسم کے تعصب یا کسی مخصوص نظام کی بندش نہ ہو۔ اس کے لیے تدبیر مندی، گہری دلچسپی اور سب سے بڑھ کر محبت کے جذبہ کی ضرورت ہے۔ ایسے استادوں کو تیار کرنا جو ان تمام اوصاف کی نعمت سے مالامال ہوں ہمارے لیے بڑا اہم مسئلہ ہے۔ شخصی

آزادی کا جذبہ اور فہم و دانش کا اثر سارے اسکول میں ہر وقت موجود رہنا چاہیے۔ ایسے ضروری امر کو محض اتفاق پر نہیں چھوڑ دینا چاہیے۔ دانش مندی اور آزادی کا صرف گاہے ماہے اور موقع بے موقع سرسری طور پر تذکرہ کر دینے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا۔

یہ تو خاص طور پر ضروری ہے کہ استاد اور طلبہ آپس میں برابر ملتے رہا کریں اور جو جو امور سب کی فلاح اور بہبود کے لیے ہوں ان کا برابر چرچا ہوتا رہے۔ طلبہ کی کونسل ہونی چاہیے، جس میں استادوں کے نمائندہ بھی رہیں۔ اس کونسل میں نظم و ضبط، صفائی، عمدہ غذا وغیرہ کے مسائل پر غور ہوتا رہنا چاہیے۔ ایسے طلبہ کی بھی مناسب اور خاطر خواہ دیکھ بھال کونسل کے سپرد ہونی چاہیے، جو تن آسانی اور نفس پرستی کے غلام، یا لاپرواہ یا ضدی ہوں۔ طلبہ کو اپنے ہی میں سے ایسے اشخاص چن لینے چاہئیں جو کونسل کے فیصلوں کی پوری تعمیل کرا سکیں اور ساری نگرانی میں مدد دے سکیں۔ مدرسہ میں اگر طلبہ کو اپنے انتظام آپ کرنے کی تربیت ملے گی تو وہ آئندہ زندگی میں ان کو اپنا خود سدھار کرنے میں کار آمد ہو گی اسکول میں رہ کر اگر بچے ان مسائل پر جو اس وقت کی روز آنہ زندگی کے متعلق غور و بحث کرتے ہوئے یہ سیکھ جائیں کہ اپنی ذات سے بے تعلق ہو کر دوسروں کا لحاظ رکھیں اور سمجھ سے کام لیں، تو بڑے ہو کر ان میں یہ صلاحیت آجائے گی کہ آئندہ کے زیادہ پیچیدہ مسائل اور سخت